Ataunnabi.com

تسہیل المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب

تالیف : پاسبان مسلک رضا، مناظر اسلام، ابو حذیفہ
مولانا کاشف اقبال صاحب مدنی دامت برکاتہم
العالیہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

الحمد لله الذي يهدي من يشاء ويضل من يشاء ويعز من يشاء ويذل من يشاء بيده الخير وهو على كل شيء قدير والصلاة والسلام على رسوله الذي أرسله بالهدى ودين الحق و هو بشير و نذير وآله وأصحابه ذوي الفضل الكبير والعلم الكثير والخطير ، أما بعد !

فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم ، بسم الله الرحمن الرحيم

حق مذہب صرف اہلسنت وجماعت ہے، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر آج تک تمام امت مسلمہ کے اکابر اسی مذہب حق اہل سنت پر کار بند رہے ہیں۔ مگر بد قسمتی سے اس پر فتن دور میں اپنے آپ کو سنی کہلانے والے کئی جاہل پیر اور واعظین شیعہ مذہب کے پرچارک بنے ہوئے ہیں۔ اور رافضیت پر اہلِ سنت کا لیبل لگانے کیلئے ادھار

کھائے بیٹھے ہیں اور ایران کے پالتو بن کر عامۃ الناس کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے اہل سنت نے معمولاتی طور پر کبھی جناب ابو طالب کے کفر پر کوئی سیمینار نہ کیا اور نہ ہی اپنی تقریروں میں اسے موضوع سخن بنایا گیا۔ مگر ایران کے پالتو اس موضوع پر جلسے جلوس کر کے عامۃ الناس کو باور کرانا چاہتے ہیں کی جناب ابو طالب نہ صرف مومن تھے بلکہ ان کو کافر ماننے والے خود کافر اور لعنتی ہیں (نعوذ باللہ من ذلک)۔ اس بنیاد پر ان کے ہاں تو نبی ﷺ کے بارہ صحابہ کرام بشمول حضرت سیدنا علی المرتضی، شیر خدا رضی اللہ عنہ، اور متعدد تابعین، تبع تابعین، اہل بیت رسول، اکابرین امت، تمام فقہا، محدثین کرام اور اولیاء کرام بالخصوص سیدنا غوث الاعظم، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، خواجہ نظام الدین اولیاء، خواجہ سلیمان تونسوی، مولانا روم

، مولانا جامی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیھم الرحمۃ سب کافر ہوئے۔

(نعوذ باللہ من ذلک)۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ اہل سنت کا موقف دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ کوئی ایران کا پالتو عوام اہل سنت کو گمراہ نہ کر سکے۔ ہم نے اختصار کے ساتھ اہل سنت کا موقف دلائل و حوالہ جات کے ساتھ نقل کر دیا ہے۔ بالخصوص اولیائے کرام کے حوالہ جات بھی نقل کر دیے ہیں تاکہ ان کے نام پر چندہ بٹورنے والوں کو بتایا جا سکے کہ ان اکابر کا موقف وہی ہے جو اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ان دلائل کو پڑھنے کے بعد کسی بھی ذی شعور اور منصف مزاج کو مجالِ انکار نہ رہے گی۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب کو مذہب حق اہل

سنت و جماعت پر زندگی اور موت عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ابو طالب کا ایمان لانا قرآن و سنت سے ثابت نہیں اور جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ ابو طالب کا خاتمہ کفر پر ہوا اگرچہ ان کا کفر ابو لہب و ابو جہل کے کفر کی مثل نہیں چند ایک دلائل یہ ہیں۔

آیت نمبر (۱):

ارشاد ربانی ہے: **إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ .... (56) القصص**

"بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت یافتہ نہیں کرتے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے"۔(القصص ۵۶)۔

یہ آیت کریمہ ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی جمہور آئمہ تفسیر کا یہی قول ہے بلکہ حدیث شریف میں اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔چنانچہ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ پڑھو! میں قیامت کے دن اسکی گواہی دوں گا۔ ابو طالب نے کہا اگر مجھے قریش کی عار دلانے کا خوف نہ ہوتا تو میں کلمہ پڑھ کر تمھاری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي ۔۔۔۔۔) (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰) (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۵۲) (مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۴۱)۔

حضرت سعید بن المسیب نے اپنے والد گرامی حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب ابو طالب پر موت کا وقت آیا تو اس کے پاس رسول اللہ ﷺ گئے پس آپ نے اس کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ کو پایا تب رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا اے میرے چچا آپ یہ کلمہ پڑھیں: لا الہ الا اللہ تو میں آپ کے حق میں شہادت دونگا پس ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا

اے ابو طالب کیا تم عبدالمطلب کی ملت سے اعراض کرو گے ۔ رسول اللہ ﷺ مسلسل ابو طالب پر کلمہ پیش کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے حتیٰ کہ ابو طالب نے ان کو جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے اور اس نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سنیں ! اللہ کی قسم میں آپ کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہیں کیا جائے گا۔" تب اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل کی :

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى .... (113) التوبة

"نبی کیلئے اور ایمان والوں کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکین کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہوں" (التوبہ ۱۱۳)۔

حوالہ : (صحیح بخاری رقم الحدیث ۱۳۶۰) ، (صحیح المسلم ۲۴ ، الرقم المسلسل ۱۳۱) ، (سنن نسائی ۲۰۳۵) ،

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(السنن الکبریٰ للنسائی ۱۱۳۸۳) ، (مصنف عبدالرزاق ۴۶۷۵__۳۸۸۴) ، (الاحاد و المثانی ۷۲۰) ، (المعجم الکبیر ج ۲۰ ص ۳۴۹) ، (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۳__۳۴۲) ، (الاسماء والصفات ص ۱۱۷) ، (شرح السنۃ ص۱۲۷۴) ، (مسند الشامیین ص۳۰۳۳) ، (صحیح ابن حبان ص ۹۸۲) ، (شرح مشکل الاثار ص ۸۶، ۲۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۴) ، (مسند احمد ج ۵ ص ۴۳۳ طبع قدیم) ، (مسند احمد ۲۳۶۷۴ ج ۳۹ ص ۷۹_۷۸) ، (جامع المسانید لابن الجوزی ۶۲۲۷) ، (مسند الطحاوی ۳۳۴)

ان احادیث پر تفضیلی ٹولہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابو طالب کی وفات کے وقت ابھی مسلمان ہی نہیں ہوئے تھے۔ ان دونو ں حضرات نے اس واقعہ کے بہت بعد میں اسلام قبول کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تفضیلیوں کا یہ اعتراض ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے اس لئے کہ یہ روایات صحابہ کرام کی مراسیل

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

میں سے ہیں اور اہلسنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں اور صحابہ کرام کی مراسیل بالاتفاق حجت ہیں۔ محدثین و فقہا نے اس کی جا بجا اپنی کتب میں تصریح کر رکھی ہے بعض آئمہ نے مراسیل صحابہ کرام کے حجت ہونے پر اجماع تک نقل کیا ہے۔

اس پر ہم چند حوالہ جات نقل کر رہے ہیں تاکہ کوئی تفضیلی کسی کو شکوک و شبہات میں مبتلا نہ کر سکے:

1 امام عمر بن علی القزوینی لکھتے ہیں کہ جہاں تک صحابہ کی مراسیل کا تعلق ہے اس کی قبولیت پر سب کا اتفاق ہے۔ (المشیخة للقزوینی ص ۱۰۰)

2 امام صلاح الدین علائی نے لکھا ہے کہ مراسیل صحابہ کے قابل حجت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (تحقیق منیف ج ۱ ص ۴۵)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

3 امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بعض آئمہ کے نزدیک مراسیل صحابہ کے حجت ہونے پر اجماع ہے ۔ (الباعث الحثیث ج ص ۴۹)

4 امام عراقی فرماتے ہیں کہ مراسیل صحابہ کرام کا حکم موصول احادیث کا ہے (شرح التبصرۃ ج ۱ ص ۲۱۳)

5 امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ مراسیل صحابہ کرام بالاتفاق مقبول ہیں مگر بعض کا اس سے انکار شاذ ہے ۔ (النکت ج۲ ص ۵۴۱)

6 امام سخاوی لکھتے ہیں کہ مراسیل صحابہ کرام قابل حجت ہیں ۔ (فتح المغیث ج۱ ص ۱۹۳)

7 امام ابو بکر رازی لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب (احناف کے نزدیک صحابہ کرام اورتابعین کے مراسیل مقبول (قابل حجت) ہیں ۔(الفصول فی الاصول ج ۳ ص ۱۴۵)

Ataunnabi.com

8 قاضی ابو یعلی حنبلی لکھتے ہیں کہ ابو سفیان فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحابہ کرام اور تابعین کے مراسیل مقبول، قابل حجت ہے۔ (العدۃ فی اصول الفقہ ج ۳ ص ۹۹۶۸)

9 امام ابو بکر خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل مقبول اور واجب العمل ہیں۔ (الفقیہ و المتفقہ ج ۱ ص ۲۴۱)

10 امام ابو اسحاق شیرازی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل مقبول ہیں اور واجب العمل ہیں۔ (اللمع في أصول الفقه – الشيرازي ج ۱ ص ۷۳)

11 امام محمد سرخسی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل کے قابل حجت ہونے پر علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ (اصو ل سرخسی ج ۱ ص ۳۶۱)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

12 امام ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل جمہور کے نزدیک مقبول وقابل حجت ہیں۔ (روضة الناظر و جنة المناظر ج ١ ص ٣٦٣)

13 امام عبدالعزیز بخاری لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل کے قابل حجت ہونے پر اجماع ہے۔ (کشف الاسرار ج٣ ص ٢)

14 امام محمد زرکشی لکھتے ہیں کہ جمہور کے نزدیک مراسیل صحابہ کرام مقبول وقابل حجت ہیں۔ (البحر المحیط ج ٦ ص ١٧٤۔)

ہمارے ان دلائل سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ مراسیل صحابہ کرام بالاتفاق قابل حجت ہیں اور مندرجہ بالا احادیث پر تفضیلیوں کا اعتراض باطل و مردود ہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امام نووی نے اس آیت کے ابو طالب کے بارے نازل ہونے پر اجماع نقل کیا ہے (شرح مسلم للنووی ج ۱ ص ۴۰)

اب ہم ان آئمہ تفسیر کے نام اور انکی کتب تفاسیر کے نام نقل کرتے ہیں جن میں اس آیت کریمہ کا ابو طالب کے حق میں نازل ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ امام ابن کثیر تفسیر ابن کثیر
ج ۳ ص ۲۹۰

2۔ امام جلال الدین السیوطی تفسیر جلالین
ص ۳۹۲

3۔ علامہ محمود آلوسی تفسیر روح المعانی
ج ۲۰ ص ۹۴

4۔ امام قرطبی تفسیر قرطبی
ج ۴ ص ۲۹۹

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

5 - امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر

ج ٦ ص ٤٩٩

6 - علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان

ج ٦ ص ٤٣٥

7 - امام جلال الدین سیوطی تفسیر در منثور

ج ٣ ص ٨٥٣

8 - سیدنا عبداللہ ابن عباس تفسیر ابن عباس

ج ٢ ص ١٥

9 - قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری

ج ٥ ص ٢٧٦

10- شاہ عبدالرؤف نقشبندی تفسیر رؤوفی

ج ٢ ص ٥٧

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

11- ملا معین واعظ کاشفی تفسیر حسینی قادری

ج ۱ ص ۴۱۶-۴۱۵

12- امام ابوالسعود تفسیر ابی السعود

ج ۲ ص ۶۱۱

13- امام خازن تفسیر خازن

ج ۳ ص ۱۹۵

14- علامہ نظام الدین نیشا پوری تفسیر نیشا پوری

ج ۳ ص ۵۳۸

15- امام بیضاوی تفسیر بیضاوی

ج ۲ ص ۴۵۶

16- علامہ ابن حیان اندلسی تفسیر البحرالمحیط

ج ۵ ص ۱۰۷

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

17- علامہ الشربینی — تفسیر السراج المنیر

ج ۱ ص ۶۵۷

18- زمخشری معتزلی — تفسیر الکشاف

ج ۱ ص ۲۰۶

19- امام ابن جوزی — تفسیر زادالمسیر

ج ۶ ص ۲۳۱

20- علامہ سمرقندی — تفسیر سمرقندی

ج ۲ ص ۷۷

21- علامہ بیضاوی — انوار التنزیل

ج ۲ ص ۳۳۱

22- امام واحدی — اسباب النزول

ص ۱۹۹۔ ۵۲۲

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

23- امام مجاہد　　　تفسیر مجاہد

ص ۲۰۱

24- امام ابن جریر طبری　　　تفسیر طبری

ج ۸ ص ۶۴۱۰

25- امام نسفی　　　تفسیر مدارک

ج ۳ ص ۴۳۶

26- امام عبدالرحمن السلمی　　　تفسیر السلمی

ج ۲ ص ۱۰۷

27- سید ابوالحسنات شاہ صاحب　　　تفسیر الحسنات

ج ۳ ص ۲۷

28- مفتی احمد یار خاں نعیمی　　　تفسیر نورالعرفان

ص ۳۲۶

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

29- مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب تفسیر مظہر القرآن

ج ۱ ص ۵۸۶

30- مولانا غلام رسول سعیدی تفسیر تبیان القرآن

ج ۸ ص ۸۳۹

آیت نمبر (۲) :

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (113) التوبة

"نبی اور ایمان والوں کیلئے روا نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں اگرچہ وہ ان کے قرابت دار ہوں بعد اس کے ان پر ظاہر ہو چکا کہ وہ دوزخ میں جانے والے ہیں"۔(التوبہ ۱۱۳)۔

یہ آیت بھی ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابو طالب کی موت کے وقت حضور ﷺ نے اسے دعوت ایمان پیش کی تو اس نے انکار کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کیلئے اس وقت تک مغفرت مانگوں گا جب تک روک نہ دیا جاؤ
ں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

حوالہ: (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۴۸) (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰) (سنن نسائی ج ۱ ص ۴۰) (مسند امام احمد ج ۵ ص ۴۳۳) (دلائل النبوة للبيهقي ج ۲ ص ۳۴۲) (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۵۶) (تفسیر قرطبی ج ۸ ص ۲۷۳)

اس آیت کریمہ کے اس شان نزول پر یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ ابو طالب کی موت ہجرت سے تین سال پہلے ہوئی ہے اور سورہ توبہ ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں آخر میں نازل ہوئیں۔ امام واحدی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت سے استغفار کرتے رہے ہوں حتی کہ مدینہ میں اس سورۃ کے نازل ہونے تک استغفار کرتے رہے ہوں اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے استغفار ترک کر دیا اس جواب کو اکثر اجلہ علماء نے پسند کیا۔ امام رازی اور علامہ

Ataunnabi.com

آلوسی اور علامہ ابو حفص دمشقی وغیرہم ان میں شامل ہیں ۔
(تفسیر کبیر، ج ۱۶ص ۲۰۸، تفسیر روح المعانی ج۱۱ص ۲۳)

علامہ آلوسی نے ایک اور جواب یہ ذکر کیا ہے کہ سورہ توبہ کے مدنی ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کی اکثر اور غالب آیات مدنی ہیں اس لیے اگر یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہو تو وہ سورۃ توبہ کے مدنی ہونے کے منافی نہیں ہے ۔(روح المعانی ج ۱۱ ص ۳۲)

آیت نمبر(۳)

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ .... (26) الأنعام

"اور وہ لوگوں کو روکتے ہیں (انھیں ایذاء پہنچانے سے) اور خود ان سے دور رہتے ہیں"

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی

حوالہ: (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۱) امام آلوسی، امام ابن کثیر ، امام رازی، اور امام قرطبی بھی یہی قول اپنا مختار بتاتے ہیں ۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ابو طالب کے ایمان کے عدم ثبوت پر متعدد احادیث موجود ہیں خوف طوالت کی وجہ سے چند ایک پر اِکتفاء کرتے ہیں

:

" حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ابو طالب کے متعلق فرمایا کہ قیامت کے دن اسکو میری شفاعت سے فائدہ پہنچے گا کہ اس کو ہلکی آگ میں ڈالا جائے گا۔ جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی اس سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔"

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۴۸) (مسلم جلد ج ۱ ص ۱۱۵)

(مسنداماام احمد ج ۴ ص ۵۵) (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۷)

(نسائی شریف ج ۱ ص ۲۰۳)

" حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کا ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا اس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی، اس سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ "

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

(مسلم ج ۱ ص ۱۱۵) (مسند امام احمد ج ۱ ص ۲۹۵)
(دلائل النبوة ج ۲ ص ۳۴۸)۔

"مزید فرمایا کہ اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے آخری طبقہ میں ہوگا" (بخاری ج ۱ ص ۵۴۸) (مسلم ج ۱ ص ۱۱۵)
(مسند امام احمد ج ۱ ص ۴۰۶) (مسند ابی یعلی ج ۲ ص ۳۹۹) (دلائل النبوة ج ۲ ص ۳۴۶)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت مروی ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۷۱) (مسلم ج ۱ ص ۱۱۵)
(ترمذی ج۲ ص ۹۵) (دارمی ج۲ ص ۲۴۶) (مسند امام احمد ج۲ ص ۳۷۲)۔

حضرت ابو ہریرہ سے بھی یہی مروی ہے۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۳۹)

فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق کے والد حضرت ابو قحافہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت اسلام کرنے لگے تو حضرت صدیق اکبر رونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجہ پوچھنے پر

حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر آج میرے والد کی جگہ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب ایمان لے آتے اور اللہ آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔ (الاصابة ج ۱ ص۴۶۷) (شرح شفاء ج ۲ ص ۲۶)

ابو طالب کی موت کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت (ﷺ) میں عرض کی کہ آپ کا بوڑھا گمراہ چچا حالت کفر میں مرگیا ہے۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ (ابو طالب) مشرک مرا ہے۔ فرمایا جاؤ اس کو دفن کر دو۔

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۳۰) (نسائی ج ۱ ص ۲۰۳)

(ابو داود ج ۲ ص ۱۰۳) (دلائل النبوة ج ۲ ص ۴۸)

(مصنف ابن ابی شیبة ج ۳ ص ۳۴۷) (السنن لکبری ج ۳ ص ۳۴۸) (نصب الراية ج ۲ ص ۲۹۰) (الاصابة ج ۴ ص ۱۱۷) (المنتقیٰ ابن لجارود ص ۱۹۲) (مسند ابو داود طیالسی ج ۱

ص ۷۶) (المعجم الاوسط ج ۵ ص ۳۴۰) (البداية والنهاية تحت وفات ابی طالب ج ۳) (سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳۸۵) (المهذب فی الاختصار السنن الکبیر ج ۳ ص ۱۳۳۰) (السنن ابن منصور رقم الحديث ۱۰۴۱) (کتاب الام ج ۷ ص ۱۵۱) (الاحاديث المختاره ج ۲ ص ۳۶۲) (الطبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۱۲۴) (مسند ابی یعلیٰ ج ۱ ص ۳۳۴) (تلخیص المتشابة ج ۲ ص ۶۳۲) اس روایت کی سند کو امام ذہبی نے حسن متصل قرار دیا ہے (تاریخ الاسلام ج ۱ ص ۹۲۳۵)

امام ابن ملقن نے اس روایت کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ (تحفة المحتاج ج ۲ ص ۲۱)

امام ابن کثیر نے اس روایت کی سند کو (لاباس بہٖ) یعنی اسکی سند میں کچھ حرج نہیں قرار دیا ہے۔ (ارشادالفقیہ ج ۱ ص ۲۲۱)

اس روایت کی متعدد اسناد ہیں بے شمار محدثین کرام نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس روایت کی کسی ایک سند کے منکر ہونے سے اس کی تمام اسانید منکر قرار نہ پائیں گی بلکہ اس

روایت کی کئی سندوں کو محدثین نے حسن صحیح قرار دیا ہے لہذا معترضین تفضیلیوں کا اس روایت پر اعتراض ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سید السادات حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی جناب ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں اسی لئے ابو طالب کے فوت ہونے کے بعد اس کے وارث حضرت علی المرتضیٰ نہیں ہوئے بلکہ حضرت علی کے دو بھائی طالب اور عقیل ہوئے۔ کیونکہ یہ دونوں اس وقت مسلمان نہیں تھے۔ (حضرت عقیل بعد میں مسلمان ہو گئے تھے مگر طالب کفر پر ہی مرا) اس لئے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ (موطا امام مالک ص ۶۰۵)۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

آئمہ فقہا کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کا انتقال کفر پر ہوا۔(فقہ اکبر ص۱۰۸)

علامہ علی ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی لکھتے ہیں کہ جب کافر مر جائے تو اس کا کوئی مسلمان رشتہ دار موجود ہو تو وہ اس کو غسل دے کفن پہنائے اور دفن کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے باپ ابو طالب کے متعلق اسی طرح حکم دیا گیا لیکن اس کو غسل اس طرح دیا جائے جیسے ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور اس کیلئے گڑھا کھودا جائے، کفن پہنانے اور لحد بنانے کی سنت کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور نہ ہی اس کو گڑھا میں رکھا جائے بلکہ پھینکا جائے(ھدایۃ اولین ص ۱۶۲۔۱۶۱)

Ataunnabi.com

علامہ ابراہیم بن محمد حلبی فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آکر کہا یارسول اللہ ﷺ آپ کا گمراہ چچا فوت ہوگیا (غنیۃ المستملی ص۶۰۳)

علامہ سید احمد الطحطاوی اور علامہ زین الدین ابن نجیم مصری نے بھی اس کے متقارب ہی لکھا ہے (حاشیۃ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ج ۲ ص ۲۴۶)

حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ عبدالمطلب اور ان کے تمام اہل بیت نجات پائیں گے ماسوا ابو طالب کے (اس استثنا میں ابولہب کو بھی شامل کرنا ضروری تھا۔ سعیدی غفرلہ) کہ ان کے متعلق حدیث میں ہے کہ وہ پاؤں تک آگ میں ہے یہ اس کا حال ہے جو کفر پر مرا اور اگر وہ توحید پر مرا ہوتا تو ضرور دوزخ سے نجات پاتا (الاصابۃ ج ۱ ص ۲۰۱)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

نیز حافظ ابن حجر لکھتے ہیں ، رسول اللہ ﷺ کے چاروں چچا نے اسلام کا زمانہ پایا ان میں سے دو مسلمان نہیں ہوئے۔ ابو طالب ان کا نام عبدالمناف ہے اور ابو لہب اس کا نام عبدالعزیٰ ہے اور دو مسلمان ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (فتح الباری ج ۵ ص ۷۵)

علامہ شہاب الدین احمد القسطلانی لکھتے ہیں کہ ابو طالب نبی ﷺ کی حفاظت کرتا تھا اور آپ کی مدد کرتا تھا اور آپ سے طبعی محبت کرتا تھا نہ کہ شرعی محبت بس اس پر تقدیر غالب آگئی اور وہ ہمیشہ کفر پر رہا اور اللہ ہی کیلئے قوی حجت ہے (ارشادالساری ج ۸ ص ۳۹۸)

علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی لکھتے ہیں کہ ابو طالب غیر اسلام پر مرا اگر تم یہ کہو کہ سہیلی نے لکھا ہے کہ وہ اسلام لے

آیا تھا تو میں کہوں گا کہ ان کا یہ قول حدیث صحیح کے معارض نہیں ہوسکتا۔(عمدۃ القاری ج ۱۷ ص ۲۴)

ملا علی بن سلطان محمد القاری لکھتے ہیں اہل سنت کے نزدیک ابو طالب مسلمان نہیں ہوا۔(مرقات ج ۹ ص ۳۶۰)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ حدیث صحیح نے ابو طالب کے کفر کو ثابت کر دیا ہے۔(مدارج النبوت ج ۲ ص ۴۸)

اعلی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ علماء کا جابجا کفر ابو طالب پر اجماع نقل فرمانا اور اسلام ابو طالب کا قول، مذعومِ روافض فرمانا جس کے نقول اگلے قصوں میں مذکور و منقول اس حکایت بے سرو پا کے رد کو بس ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج۲۹ص ۷۱۳)

نبی اکرم ﷺ کے بارہ صحابہ کرام جمیع تابعین و تبع تابعین آئمہ مجتہدین تمام فقہا اسلام محدثین کرام مفسرین کرام

الغرض تمام اکابر اہلسنت جناب ابو طالب کے عدم ایمان کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا خاتمہ کفر پر ہوا۔ ہمیں اختصار مانع ہے اب ہم اکابرین امت کے چند حوالہ جات اس پر نقل کر رہے ہیں۔

(ھدایة ج ۱ ص ۱۲۴) (فتح القدیر ج ق ص ۴۶۷) (تبیین الحقائق ص ۲۴۴) (البحرالرائق ج ۱ ص ۱۹۰) (طحطاوی ص ۴۰۱) (نصیب الرایة ج ۱ ص ۱۹۰) (غنیة المستملی ص ۶۰۳) (المواھب اللدنیة ج ۱ ص ۱۸۳) (ارشاد الساری ج ۳۱ ص ۲۰۸_۲۱۰) (فتح الباری ج ص ۱۹۶) (عمدة القاری ج ۲۲ ص ۳۳۹) (زرقانی شرح المواھب ج ۱ ص ۲۹۵) (کنز العمال ج۱۲ ص ۱۵۰) (نسیم الریاض ج ۴ ص ۴۱۴) (فواتح الرحموت ج ۱ ص ۱۵۴_۱۵۳) (افضل القریٰ ج ۱ ص ۲۲۶) (تاریخ دمشق الکبیر ج۷۰ ص ۲۲۸) (مدارج النبوة ج۲ص ۴۹۰) (مجمع الانھر ج ۵ ص ۲۲۲)

وغیرہ بے شمار کتب اکابرین اہلسنت قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور اقوال فقہا و محدثین سے یہ بات پایہ ثبوت کو

پہنچ گئی کہ ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں اور جو روایات اثبات میں پیش کی جاتی ہیں وہ موضوع ضعیف غیر صریح یعنی کل مخدوش ہیں۔

البتہ ابو طالب نے حضورﷺ کی جو خدمت کی ہے وہ نا قابلِ فراموش ہے مگر ان خدمات کی بنیاد پر ان کا ایمان ثابت کرنا کسی صورت بھی درست نہیں ہے۔ اگر ابو طالب نے نبی کریم ﷺ کی کفالت کی اور آپ ﷺ نے ان کے دستر خوان پر کھانا کھایا تو سرکار موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی پرورش کس کے ہاں ہوئی؟ تو جواب یقیناً یہ ہے کہ فرعون کے ہاں ہوئی۔ تو کیا اس سے فرعون کا ایمان ثابت ہو جائے گا۔ تو جواب نفی میں ہے۔ ابو طالب کی خدمات سے سینہ زوری سے ایمان ثابت کرنے والوں کو یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیے کہ نبی کریم ﷺ نے جناب ابو طالب سے ان کی بیٹی اُم ہانی کا رشتہ

اپنے لیے طلب فرمایا تو ابو طالب نے آپ ﷺ کو رشتہ دینے کی بجائے اپنی بیٹی اُم ہانی کا نکاح ہبیرہ بن ابی وہب سے کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا چچا جان آپ نے اُم ہانی کا ہبیرہ سے نکاح کر دیا اور مجھے محروم کر دیا ابو طالب نے جواب دیا بھتیجے ہم نے ان سے رشتہ کر دیا۔ محسن محسن کے ساتھ برابر کا احسان کرتا ہے ۔ (الطبقات الکبریٰ ج ۲ ص ۱۵۳) (الاصابة ج۸ ص ۳۱۷) ، (المستدرک علی الصحیحین ، ج ۴ ، ص ۴۳ ، رقم ۶۹۶۲ ، ط دارالکتاب العربی بیروت) (تتمة جامع الاصول ص ۷۷۵) (مرقاة المفاتیح ج ۲ ص ۱۸۴)

ہمیں تو جناب ابو طالب کی خدمات کا انکار نہیں ہے مگر صرف ان کی خدمات سے ہی ایمان ثابت کرنے والوں کیلئے ضرور لمحہ فکریہ ہے۔

یاد رہے یہ مسئلہ (ایمان ابو طالب یا عدم ایمان ابو طالب) ضروریات دین میں سے نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم امام المتقین امام احمد رضا خاں بریلوی حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا۔ رسالہ شرح المطالب میں تحقیق کا حق ادا کر دیا یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی جلد نمبر29 میں مطبوعہ ہے۔ اس رسالہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

جب بعد میں پاکستان میں اس حوالے سے فتنہ پھیلایا گیا تو اجلاء علمائے کرام نے اس فتنے کو فرو کرنے کے لیے اپنی مواہیرِ تصدیق و تایید ثابت فرما کر کے اس رسالے کی دوبارہ اشاعت کی، جن میں سے کچھ نمایاں ہستیوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :

مفتی اعظم پاکستان ابو البرکات سید احمد قادری صاحب علیہ الرحمۃ۔

Ataunnabi.com

شارح بخاری سید محمود احمد رضوی صاحب علیہ الرحمۃ۔

شیخ الحدیث سید جلال الدین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ۔

حضرت مولانا عبدالمصطفی ازہری علیہ الرحمۃ۔

حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ آف سانگلہ ہل۔

حضرت علامہ مفتی ابوالفضل غلام علی اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ

مفتی محمد احسان الحق قادری صاحب علیہ الرحمۃ

مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی صاحب علیہ الرحمۃ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب علیہ الرحمۃ

ایک شبہ کا ازالہ :

اس بحث میں ایک شبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے علامہ شیخ زینی دھلان مکی کے نام سے بعض لوگ عامۃ الناس کو دھوکا دیتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے اپنی کتاب السیرت النبویہ میں جناب ابو طالب کا خاتمہ کفر پر ہونا ثابت کیا اور ایمان ابی طالب کے موقف کو شیعہ کا عقیدہ قرار دیا ہے اور اپنی دوسری کتاب اسنی المطالب میں جا بجا لکھا ہے کہ جناب ابو طالب احکام دنیاوی کے اعتبار سے کافر ہی ہیں۔

پیران پیر حضور سیدنا غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب ابو طالب کے مرنے کا وقت آیا اور دنیا چھوڑنے کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

پاس سید عالم ﷺ اس کے ایمان لانے اور توحید کا اقرار کرانے کا اہتمام لے کر تشریف لائے۔ آپ نے اسے کہا اے چچا صرف ایک مرتبہ لاالہ الااللہ کہہ دو میں اپنے رب کے حضور تیرے بارے میں گفتگو کروں گا اور اِس کلمہ کی برکت سے تجھے مشرکین کی حمایت سے نکال لوں گا ابو طالب کہنے لگا! اے بھتیجے خدا کی قسم میں مانتا ہوں کہ تو جو کچھ لے کر آیا ہے، اس میں تو صادق ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ یوں کہا جائے ۔ ابو طالب موت کے وقت کمزور اور ڈرپوک ہو گیا تو اس وقت اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جس میں اس نے اپنے حبیب ﷺ کو ادب کی تعلیم دی اور جس چیز کے وصول کی معرفت نہ ہو، اس کی طلب سے روکا ارشاد فرمایا: "اے اکمل الرسل آپ شدید حرص اور اہتمام کے باوجود حق کے راستہ کی ہدایت اور ارشاد اور توحید کے راستہ کی طرف ہر اس شخص کو نہیں لا سکتے جسے

آپ پسند کریں ۔ اور اس کے ایمان لانے کا ارادہ کریں لیکن اللہ تعالی جو اپنے بندوں کی استعدادات پر مطلع ہے وہ ہدایت دیتا ہے اور دین اسلام کی اطاعت اور ایمان کی توفیق بخشتا ہے جسے وہ ہدایت دینا چاہتا ہو" (تفسیر جیلانی عربی ج ۴ ص ۱۸۹،) تفسیر غوث جیلانی مترجم اردو ج ۲ ص ۲۴۱،۶۴)

حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اپنی دوسری کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ "آپ ﷺ نے اپنی امت کو اسلام کی دعوت دی، ارشاد باری تعالی "آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیں، لہذا آپ کے ذمے دعوت دینا ہے منزل پر پہنچا دینا آپ کا فرض نہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مجھے ہادی بنا کر بھیجا گیا ہے یعنی راہ دکھانے والا نہ کہ اس پر چلانے والا بنایا گیا ہے اور ابلیس کو گمراہ کرنے والا بنایا گیا ہے یعنی گمراہی دکھانے والا نہ

زبردستی اس پہ چلانے والا بلکہ ہدایت وگمراہی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔ ارشاد قرآن ہے" اے نبی جسے تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا البتہ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے"۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کیلئے ہدایت کی دعا مانگی مگر اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول نہ فرمائی جبکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو ہدایت سے نواز دیا گیا گویا اللہ تعالی اپنے نبی کریم ﷺ کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ آپ کے ذمے دعوت دینا ہے۔ (غنیۃ الطالبین عربی ج ۲ ص ۳۱) (غنیۃ الطالبین اردو مترجم ص ۴۱۵۔۴۱۴)

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ان دو عبارات سے ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک جناب ابو طالب کا ایمان لانا ثابت نہیں۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

امام الا ولیا سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "استدلال پر تکیہ کرنے والے ابو طالب سے زیادہ صاحبِ فہم نہیں ہو سکتے اور پیغمبر ﷺ سے بڑھ کر کوئی راہ نما نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ ابو طالب کی شقاوت کا حکم لگ چکا تھا، پیغمبر ﷺ کی راہ نمائی سے مستفید نہ ہو سکا"۔ (کشف المحجوب فارسی، ص ۲۰۹) (کشف المحجوب مترجم اردو ص ۳۷۱)

حضور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی جناب ابو طالب کا ایمان لانا ثابت نہیں۔

سند الاولیاء آقائے چشت اہل بہشت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "یہاں سے ابو طالب کی حکایت شروع ہوئی جب وہ بیمار ہوئے تو پیغمبرِ خدا ﷺ نے پاس جا کر فرمایا کہ آپ ایک مرتبہ تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہو جائیں خواہ زبان سے خواہ دل سے تاکہ میں اللہ تعالی کو کہہ سکوں کہ ایمان لائے بہت سمجھایا لیکن کچھ اثر نہ ہوا، اسی طرح

کفر کی حالت میں فوت ہوگیا امیرالمومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کا چچا گمراہی میں مرا ہے فرمایا اسے غسل دو کفن میں لپیٹ کر بغیر لحد اوپر سے گرا دو۔ یعنی اسے خاص وضع سے نہ رکھو"۔ (فوائد الفؤاد فارسی ص۱۳۵) (فوائد الفؤاد مترجم اردو ص ۱۴۹)

تاجدارِ سیال شریف خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد خواجہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے بہت کوشش کی کہ میرا چچا ابو طالب ایمان لے آئے اور ابو طالب سے فرمایا کہ آپ میرے کان میں کہہ دو کہ آپ پیغمبر برحق ہیں۔ میں قیامت کے دن تمہارا ایک ہی گواہ تمہارے ایمان کیلیئے کافی ہونگا۔ ابو طالب نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ اپنے برادر زاد کے تابع ہوگیا۔ اوراس پر ایمان لے آیا، میں نے اس عار کی وجہ سے دوزخ کو اختیار کیا۔ (نافع السالکین فارسی ص ۱۵۱۔ نافع

السالکین اردو مترجم ص ۲۹۹۔ سیرت خواجہ سلیمان تونسوی ص ۱۳۲)

حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "پھر فرمایا کہ جس رات آنجناب ﷺ کی پیدائش ہونے والی تھی اسی رات جناب ابو طالب نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے آسمان سے روشن مشعل لے کر عبداللہ (والد بزرگوار رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے گھر آئے ہیں اور قبیلہ قریش کے آدمی اور پڑوسی جن کی قسمت میں اسلام تھا اس مشعل سے اپنے اپنے چراغ روشن کر رہے ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں لے جا رہے ہیں میں نے اپنا چراغ اس مشعل سے روشن کرنے کی بہت کوشش کی مگر مشعل مجھ سے دور ہٹتی گئی اور میرا چراغ روشن نہ ہوا آخر جب میں بیدار ہوا تو سنا کہ عبداللہ کہ گھر لڑکا پیدا ہوا ہے"۔

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ابو طالب نے جو ممکن تھا کیا لیکن چونکہ ان کی قسمت میں اسلام نہ تھا اس لئے اس نعمت سے محروم رہے بعد ازاں فرمایا کہ ابتدا میں رسول کریم ﷺ نے بہتری کی کوشش کی کہ ابو طالب اسلام لائیں، لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی وہ کوشش بے فائدہ گئی چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک روز آنجناب ﷺ کی ملاقات ایک کوچہ میں ابو طالب سے ہوئی تو فرمایا کہ اے چچا آپ ایک مرتبہ میری پیغمبری کا اقرار کریں تاکہ قیامت کے دن دوزخ سے آپ کی رہائی کی دلیل میرے پاس ہو جائے، ابو طالب نے بہتیری کوشش کی کہ کہے لیکن نہ کہہ سکے اور کہا کہ اے جانِ عمّ میں کلمہ طیب کہنا چاہتا ہو ں تو لاکھوں تالے میرے منہ پہ لگ جاتے ہیں جن کی گرانی کی وجہ سے میں نہیں کہہ سکتا۔ (افضل الفوائد فارسی حصہ اول ص ۹۲) (افضل الفوائد اردو مترجم حصہ اول ص ۱۰۰)

سرتاج نقشبند امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ نے ابو طالب کے حق میں کس قدر تصرفات کئے اور کس قدر معجزے دکھائے حالانکہ بچپن ہی سے آنحضرت ﷺ کے معجزے دیکھتا رہا تھا۔ لیکن چونکہ فی مابین میں مناسبت نہ ہی تھی۔ کچھ فائدہ نہ ہوا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے، '' **إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ .... (56) القصص** (یارسول اللہ ﷺ) جس کو تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے"۔ (مکتوبات شریف حضرت خواجه باقی بالله نقشبندی دهلوي علیه الرحمة ص ۵۲۔۵۱)

حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰی منیری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ " مجلس شریف میں ذکر ایسے کفار

عرب کا آ گیا جو رسول خدا کو پیغمبر بر حق جان کر بھی ایمان نہ لائے حضرت مخدوم جہاں عظمتہ اللہ نے فرمایا کہ اہل عرب سردار قوم اور مال و دولت عزت و آبرو میں یکتائے روز گار تھے اور حضور ﷺ کی پرورش یتیمی کے سبب سے ابو طالب نے کی اس لئے وہ لوگ آپ کو پوس پالک سمجھتے تھے ایک بے مادر و پدر اور پرورده ابو طالب جانتے تھے، ایسی شخصیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ان کیلئے عار تھا۔ دل میں پیغمبر سمجھنے پر بھی زبان پر یہ بات نہ لاتے تھے کیونکہ اگر زبان پر لاتے ہیں تو پھر ایمان لانے میں عذر کہاں باقی رہ جاتا ہے، اور ایمان لاتے تو آباء و اجداد کے دین سے پھرنا پڑتا یہ بات ان کے خیال میں بڑے ننگ و عار کی تھی کہ اپنے گھر کا عزیز (اپنے باپ دادا کے دین سے) پھرا دے اور ہم پھر جائیں، خود ابو طالب کے بارے میں مشہور ہے کہ حضور ﷺ نماز میں تھے اور با آواز بلند قرآن پڑھ رہے تھے اور

ابو طالب آپ کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے تھے اور زار و قطار رو رہے تھے، کچھ لوگ یہ حال دیکھ رہے تھے ان لوگوں نے پوچھا کہ جب ایسا جانتے ہو اور دیکھتے ہو تو پھر ایمان کیوں نہیں لاتے تو انہوں نے جواب دیا کہ ننگ و عار کی وجہ سے نار یعنی ہم نے دوزخ قبول کیا"۔ (معدن المعانی ص ۴۶۔۴۵)

حضرت مخدوم جہانِ شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہ دوسری کتاب میں فرماتے ہیں کہ "حضور ﷺ کی یہ خواہش تھی اور آپ کو اس بات کا شغف تھا کہ ابو طالب مومنوں میں سے ہوتے آپ بارہا دعا میں مشغول ہوتے کہ اے خدا! انہیں ایمان عطا فرما جب آپ ﷺ کی دعا حد سے زیادہ ہوئی تو جبریل علیہ السلام آئے اور دوست کی جانب سے یہ پیغام لائے کہ اللہ فرماتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ کافر رہے اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ مومن ہو جائیں اے مصطفی ﷺ آپ کو اپنی خواہش

Ataunnabi.com

کے مقابلے میں میری خواہش کا پاس ہونا چاہیے۔ وہ شقی ہیں نتیجتاً کافر جائیں گے۔ جب سعادت ان کے حصے میں نہیں تو مومن کیسے ہو سکتے ہیں۔ (مونس المریدین مترجم ص ۶۲)

سلطان التارکین حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب نے حالت کفر میں انتقال کیا۔ (لطائف اشرفی فارسی حصہ دوم ص ۳۱۵)

تاجدار سیال شریف خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد خواجہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے بہت کوشش کی کہ میرا چچا ابو طالب ایمان لائے اور ابو طالب سے فرمایا کہ آپ میرے کان میں کہہ دو کہ آپ پیغمبر برحق ہیں، میں قیامت کے دن تمہارا ایک ہی گواہ تمہارے ایمان کے لئے کافی ہوں گا۔ ابو طالب نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ اپنے برادر زاد

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے تابع ہوگیا۔ اوراس پر ایمان لے آئے۔ میں نے اس عار کی وجہ سے دوزخ کو اختیار کیا ۔ **اخترت النار علی العار۔** (نافع السالکین فارسی ص ۱۵۱) (نافع السالکین اردو مترجم ص ۲۹۹) (سیرت خواجہ سلیمان تونسوی ص ۱۳۲)

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ " حضور ﷺ کوابو لہب اور ابو طالب نے دیکھا ، صحبت بھی اٹھائی ، قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۴۰)

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ اپنی دوسری کتاب میں فرماتے ہیں کہ " ابو طالب خلاف مرضی شرک پر قائم رہا اور اپنے آباء کے دین سے چمٹا رہا ان کا سایہ عاطفت ہے کہ وہ اپنے بھتیجے پر مہربان تھے۔ (فقہ السیرۃ عربی ص ۱۰۳)

تاج الاصفیاء شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ " اگر ہمت (ارادے) کوئی (ذاتی)اثر ہوتا اور وہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ضروری ہوتا تو نبی کریم ﷺ سے ہمت (ارادہ) میں کوئی ایک بھی اکمل ، اعلیٰ اور اقوی (زیادہ قوی) نہیں تھا ،اس کے باوجود آپ ﷺ کے ارادہ ایمان ابی طالب کو ترجیح نہیں دی گئی۔ اسی بارے میں آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (فصوص الحکم عربی ص ۱۳۰) شیخ ابن عربی نے اپنی دوسری کتاب فتوحات مکیہ [جلد ۷، باب ۵۳۶ ص ۳۲۹] میں ابو طالب کا خاتمہ کفر پر ہونا لکھا ہے۔

تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے چچے اور پھوپھیا، حارث ، قثم ، زبیر، حمزہ رضی اللہ عنہ ، عباس رضی اللہ عنہ ، ابو طالب ، عبدالکعب، حجل ، ضرار ، غیداق ، ابولہب، صفیہ رضی اللہ عنہا ، عاتکہ ، اروی ، اُمّ حکیم ، مرّہ امیمہ اس جماعت میں سے حضرت حمزہ، عباس ، حضرت صفیہ

رضوان اللہ علیہم اجمعین، ایمان لائے۔ (سیرت نبویہ ازافاداتِ مہریہ ص۲۳) (تحقیق الحق ص ۱۵۳)

عاشق رسول مقبول ﷺ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمن جامی رحمتہ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب کے صاحبِ ایمان ہونے سے انکار کیا ہے اور شعیہ کے عقیدہ کے بر عکس ان کو کافر قرار دیا ہے، اور ان لوگوں کے فساد عقیدہ کو ثابت کیا ہے جو رسالت مقدس کے درخت کی شاخیں تو تھیں مگر انہیں ایمان کا پھل نہ لگ سکا اور اسی طرح ابو طالب اور ابو لہب کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ (سلسلة الذهب ص ۲۰۰)

معروف چشتی بزرگ میر عبدالواحد بلگرامی لکھتے ہیں کہ میرے بھائی اگرچہ مصطفی ﷺ کے فضائل و شرف کے کمالات، اہل معرفت کے دلوں میں نہیں سما سکتے اور ان کے سچے دوستوں کے نہاں خانوں میں منزل نہیں بنا سکتے اس کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

باوجود ان کے ان نسب والوں میں اپنا کامل اثر نہیں دکھا سکتے خواہ وہ آباء و اجداد ہوں یا اولاد ہوں چنانچہ ابو طالب میں اس نسب نے کوئی اثر نہیں کیا۔ حالانکہ رسول خدا ﷺ ان کے بارے میں بلیغ کوشش فرماتے رہے لیکن چونکہ خدائے قدوس جل وعلا نے ان کے دل پر روز اول ہی سے مہر لگا دی تھی لہذا جواب دیا (**اخترت النار علی العار**) میں عار پر نار کو ترجیح دیتا ہوں) جیسا کہ مشہور ہے۔

منقول ہے کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچائی کہ (**ماتَ عمّک الضالّ**) حضور کے گمراہ چچا کا انتقال ہو گیا ہے۔ کبھی ایسے گوہر پیدا کرنے والے گھرانہ میں ابو طالب جیسے کو (خالق بے نیاز) پتھر پھینکنے والا بنا دیتا ہے۔ (سبع سنابل فارسی ص ۲۷) (مترجم اردو ص ۹۰)

Ataunnabi.com

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے قریب بھی ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں۔ (سرور المحزون فارسی ص ۲۰، ۲۱)

حضرت مولانا روم صاحب مثنوی کے نزدیک ابو طالب نے لوگوں کے طعن و تشنیع کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا۔ (مثنوی مولوی معنوی ج ۶ ص ۳۳، ۳۲)

رئیس العارفین محب النبی حضرت فخرالدین چشتی نظامی دہلوی لکھتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے چچا ابو طالب کافر مرے۔ (نظام العقائد فارسی ص ۴۴)

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان آئمہ دین و علمائے معتمدین کے اسمائے طیبہ ذکر فرمائے جنھوں نے کفر ابی طالب کی تصریح و تصحیح فرمائی۔ ملاحظہ ہوں:

فمن الصحابہ:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امیر المومنین صدیق اکبر ،امیر المومنین فاروق اعظم ، امیر المومنین علی المرتضی ، حبرالامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس ، حافظ الصحابہ سیدنا ابو ہریرہ ، صحابی ابن الصحابی سیدنا مسیب بن حزن قریشی مخزومی ، حضرت سیدنا عباس عم رسول ﷺ ، سیدنا ابو سعید خدری ، سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری ، سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق ، سیدنا انس بن مالک خادم رسول اللہ ﷺ ، حضرت سیدتنا ام المومنین ام سلمہ ۔(رضی اللہ عنہم اجمعین)۔

ومن التابعین:

آدم آل عبا زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضی ، امام عطاء بن ابی رباح استاذ سیدنا الامام الاعظم ، امام محمد بن کعب قرظی ، سعید بن محمد ابوالسفر تابعی ، امام الائمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ ، (رحمھم اللہ تعالی)۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ومن تبع تابعین:

عالم المدینہ امام دار الہجرۃ سیدنا امام مالک ، محرر المذہب مرجع الدنیافی الفقہ والعلم سیدنا امام محمد ،امام التفسیر مقاتل بلخی ، خلیفۃ المسلمین امام ابو جعفر منصورنبیرزادہ عم رسول ﷺ۔(رحمھم اللہ تعالی)۔

ومن اتباع التبع ومن یلیھم:

ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری ، امام اجل ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی ، امام عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی، امام ابو عبداللہ بن یزید ابن ماجہ قزوینی، (رحمھم اللہ تعالی)۔

وممن بعدہم من المفسرین:

امام محی السنہ ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، امام ابو الاسحاق زجاج ابراہیم بن السری ، جاراللہ محمود بن عمر خوار زمی زمخشری،

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابوالحسن علی بن واحدی نیشا پوری، امام اجل محمد بن عمر فخرالدین رازی ، قاضی القضاہ شہاب الدین بن خلیل ، علامہ قطب الدین محمد بن مسعود بن محمود بن ابی الفتح سیرافی شفار ، امام ناصر الدین ابو سعید عبداللہ بن عمر بیضاوی، امام علامۃالوجوہ مفتی ممالک رومیہ ابوالسعود بن محمد عمادی، علامہ علاؤالدین علی بن ابراہیم بغدادی، امام جلال الدین محمد بن احمد محلی، علامہ سلیمان جمل وغیرھم

ومن المحدثین والشارحین:

امام احمد بن حسین بیہقی، حافظ الشان ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ دمشقی معروف بابن عساکر ، امام ابوالحسن علی بن خلف معروف بابن بطال ، امام ابوالقاسم عبدالرحمن سہیلی ، امام حافظ الحدیث علامہ الفقہ ابوزکریا یحیی بن شرف نووی ، امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی ، امام ابوالسعادات مبارک بن محمد بن ابی الکرم معروف بابن اثیر جزری ، امام جلیل محب الدین احمد بن

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

عبداللہ الطبری ، امام شرف الدین حسن بن محمد طیبی ، امام شمس الدین محمد بن یوسف بن علی کرمانی شارح صحیح بخاری ، علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی ، امام حافظ الشان ابو الفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی ، امام جلیل بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی ، امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس قرافی ، امام خاتم الحفاظ جلا ل الملۃ والدین ابو الفضل عبدالرحمن ابی بکر سیوطی ، امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن خطیب قسطلانی ، علامہ عبدالرحمن بن علی شیبانی ، علامہ قاضی حسین بن محمد بن حسین دیاربکری مکی ، مولانا علی بن سلطان محمد قاری ، علامہ زین العابدین عبدالرؤف محمد شمس الدین مناوی ، امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی ، شیخ تقی الدین احمد بن علی مقریزی اخباری ، سید جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی ، امام عارف باللہ سیدی علی بن حسام الدین متقی مکی ، علامہ شہاب الدین احمد

خفاجی شارح شفا، علامہ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم عزیزی، علامہ محمد حفنی محشی افضل القریٰ، علامہ طاہر فتنی صاحب مجمع بحار الانوار، شیخ محقق مولانا عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی، علامہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی، فاضل محمد بن علی بن صبان مصری وغیرہم

ومن الفقہاء والاصولین:

امام اجل شیخ الاسلام علی بن ابی بکر برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ، امام ابوالابرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی صاحب کنز، امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام، امام جلال الدین کرلالی صاحب کفایہ، امام محقق محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج حلبی، امام ابراہیم بن موسیٰ طرابلسی مصری، علامہ ابراہیم بن محمد حلبی شارح منیہ، علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی،

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

علامہ محقق زین بن نجیم مصری صاحب بحر الرائق ، ملک العلماء بحر العلوم عبدالعلی محمد لکھنوی ، علامہ سید احمد مصری طحطاوی ، علامہ سید محمد افندی ابن عابدین شامی وغیرھم ۔ (ملخّص از شرح المطالب)

قارئین کرام ! جناب ابو طالب کے متعلق اہل سنت و جماعت کا عقیدہ با دلائل ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ جناب ابو طالب کا ایمان لانا ہرگز ثابت نہیں ہے ان کا خاتمہ حالت کفر میں ہوا ۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام ، تابعین عظام ، تبع تابعین ، آئمہ مجتہدین ، محدثین کرام اور اولیا کرام سب کا یہی عقیدہ تھا ۔ مگر بدقسمتی سے اس پر فتن دور میں اہل سنت کا نام استعمال کرنے والے کئی جعلی پیر اور مولوی جناب ابو طالب کا نہ صرف ایمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ یہاں تک کہتے پھرتے ہیں کہ جو ابو طالب کا ایمان نہ مانے وہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

خود بھی مومن نہیں ہے۔ وہ لعنتی ہے اور دشمن اہل بیت ہے (نعوذ باللہ من ذالک) ۔

خدارا انصاف کیجیئے ! کیا ان لوگوں نے ایک ہی جملے میں ان تمام اکابرین امت کو کافر نہیں کہہ دیا ؟! ۔

ہم نے تو مجبوراً دلائل کے ساتھ اہل سنت کا موقف اس بارے میں بیان کر دیا تاکہ کوئی شخص شکوک و شبہات میں مبتلا نہ رہے۔ جو لوگ امت کے ان تمام اکابر پر تبرّا کر رہے ہیں ان کو دشمن اہل بیت نجانے کیا کیا ہفوات (اول فول) بک رہے ہیں یقیناً ایسے لوگوں کا اہل سنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ ہی ان کو امام بنانا جائز ہے اور نہ انکی بیعت جائز ہے۔

جناب ابوطالب کے عدم ایمان پر کتب شیعہ سے ثبوت :

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

شیعہ کی مشہور کتاب کشف الغمہ میں ہے کہ حضرت علی المرتضی نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کرتے وقت عرض کیا کہ یارسول ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب اور اپنی چچی فاطمہ بنت اسد سے مجھے لیا اور اپنی غذا میں سے مجھے غذا کھلائی میں نے شفقت و محبت میں ان دونوں سے آپ کو افضل پایا۔ اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھوں پر مجھے ہدایت فرمائی۔ اور مجھے اس شرک سے بچالیا جس پر میرے آبا (ابو طالب) اورچچا تھے۔ (كشف الغمة ج ۱ ص ۳۵۵)

شیعہ کے مشہور مجتہد ابو جعفر طوسی نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسن نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کی قرابت تو مشرک کو بھی فائدہ دیتی ہے۔ تو مومن کو بدرجہ اولیٰ فائدہ دے گی۔ نبی ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کی موت کے وقت ان

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

سے فرمایا کہ چچا تم ایک کلمہ (لا الہ الا اللہ) کہہ لو اس کے ذریعے میں قیامت کے دن تمہاری شفاعت کروں گا۔ (الامالی للطوسی ص ۵۶۶)

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ابو طالب نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا۔ (اصول الکافی ۱ ص ۲۳۱)

قارئین کرام ! ہم نے بطور الزام شیعہ کتب کے چند حوالہ جات بھی درج کر دیے ہیں۔ جن سے جناب ابو طالب کا ظاہری طور پر تو کفر و شرک ہی ظاہر ہوتا ہے۔ باقی ہمارے موقف کے دلائل اوپر کتب اہل سنت سے تفصیلاً درج کر دیے گئے ہیں۔

چند شبہات اور ان کے جوابات:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

شبہ اول: تفضیلی ٹولہ ایمان ابی طالب کی اس بات پر سیرت ابن اسحاق سے یہ روایت پیش کرتا ہے کہ ابو طالب اسلام میں فوت ہوئے عباس بن عبدالمطلب نے کہا اے میرے بھتیجے میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ لیا جس کو پڑھنے کا انہیں حکم دیا تھا۔

جواب: سب سے پہلے تو ہم اصل عبارت کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں اسکے بعد اس کے جواب میں اپنی معروضات پیش کریں گے :

جب رسول اللہ ﷺ ابو طالب کی بیماری کے ایام میں اس کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ پڑھیئے میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کی شفاعت کروں گا۔ ابو طالب نے کہا اے بھتیجے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میرے بعد تمھیں اور تمھارے اہل بیت کو یہ طعنہ دیا جائے گا کہ میں نے موت کی تکلیف سے گھبرا کر یہ کلمہ پڑھا ہے تو میں یہ کلمہ

پڑھ لیتا۔ اور میں صرف تمہاری خوشنودی کیلئے کلمہ پڑھتا جب ابو طالب کی طبیعت زیاد بگڑی تو اس کے ہونٹ ہلتے ہوئے دیکھے گئے۔ عباس نے ان کا کلام سننے کیلئے اپنے کان ان کے ہونٹوں سے لگائے پھر عباس نے اپنا سر اوپر اُٹھا کر کہا کہ یارسول اللہ ﷺ بے شک اللہ کی قسم اس نے وہ کلمہ پڑھ لیا ہے جس کا آپ نے ان سے سوال کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا۔ (سیرت ابن اسحاق ج ۱ ص ۲۳۸)

جوابی معروضات:

اول تو یہ روایت، ان احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جو کہ بخاری و مسلم سمیت بے شمار کتب حدیث میں موجود ہیں۔

دوسرا یہ کہ اس وقت حضرت عباس نے ابھی تک خود اسلام قبول نہیں کیا تھا تو پھر ان کا یارسول اللہ ﷺ کہنا کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے؟!

تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا کہ میں نے نہیں سنا۔ یہ روایت خود حضرت عباس سرکار رضی اللہ عنہ کی صحیح روایت کے خلاف ہے جو کہ بخاری و مسلم میں موجود ہے،

نیز امام بیہقی اس (سیرت ابن اسحاق والی) روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس روایت کی سند منقطع ہے اور حضرت عباس جو اس حدیث کے راوی ہیں اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے خود رسول اللہ ﷺ سے ابو طالب کی عاقبت کے بارے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے ابو طالب کو بھی کچھ نفع دیا؟ وہ آپ کا غمخوار طرفدار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ ٹخنوں تک آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے آخری طبقہ میں ہوتا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث ۳۸۸۳_۶۲۰۸) ، (صحیح المسلم رقم الحدیث ۲۰۹)

اور یہ ضعیف روایت اس صحیح حدیث سے تصادم کی قوت نہیں رکھتی۔(دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۶) علامہ ابو عبداللہ محمد د شتانی ابی مالکی لکھتے ہیں کہ ابو طالب کا خاتمہ شرک پر ہوا۔

سہیلی نے کہا ہے کہ میں نے مسعودی کی بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ ابو طالب کی موت ایمان پر ہوئی لیکن یہ قرآن مجید کی ان آیات اور احادیث کی وجہ سے ہے جو اس باب میں مذکور ہیں۔

(الروض الانف ج۲ ص ۲۲۶) ۔

(یاد رہے : فتاوی رضویہ جلد ۲۹، ص ۷۰۰ پر لکھا ہے : اقول : علاوہ بریں اگر یہ مسعودی علی بن حسین صاحبِ مروج ہے تو خود رافضی ہے اس کی کتاب مروج الذھب خلفائے کرام وصحابہ عظام عشرہ مبشرہ وغیرھم رضی اللہ تعالی عنہم پر صریح تبراسے جابجا آلودہ وملوث ہے لوط بن یحیی ابو مخنف رافضی خبیث ہالک کے اقوال ونقول بکثرت لاتا ہے جس کے مردود وتالف ہونے پر آئمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے اسی طرح اور رفاض وفساق وہالکین کے اخبار پر اس کی کتاب کا مدار ہے جیسا کہ اس کے مطالعہ سے واضح وآشکار ہے، فقیر غفراللہ تعالی نے اپنے نسخہ مروج الذھب کے ہامش پر اِس کی تنبیہ لکھ دی ہے۔)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

علامہ محمود آلوسی نے ابن اسحاق کی اس روایت سے ایمان ابی طالب کہ اس بات پر شیعہ کے استدلال کا شدّومدّ سے رد کیا ہے۔ (روح المعانی ج ۱۱ ص ۴۹۔۴۸)

علامہ زینی دحلان مکی نے بھی ابن اسحاق والی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (السیرت النبویۃ ج ۱ ص ۸۸)

شبہ دوم: شیعہ تفضیلی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کیلئے جناب ابو طالب کو زندہ کیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔

جواب: یہ روایت بے سند ہے اور موضوع یعنی من گھڑت ہے امام شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں کہ بہت عجیب و غریب باتوں میں سے یہ عبارت ہے جس کو بعض علما نے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے والدین کی طرح ابو طالب

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کو بھی نبی ﷺ کے لئے زندہ کیا کہ وہ موت کے بعد زندہ ہو کر اسلام سے مشرف ہوئے ، میرا گمان ہے کہ یہ شیعوں کی من گھڑت روایت ہے۔ (نسیم الریاض ج۱ ص ۲۱۰)

محدث جلیل امام سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں بعض حفاظ نے (احیاء ابوین) والی حدیث کی اس قاعدے سے بھی تائید کی ہے جس قاعدہ پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ جو معجزہ یا خاص بات کسی نبی کو عطا ہوتی ہے ۔ اس کے مثل ہمارے نبی ﷺ کو بھی عطا ہوئی اور تحقیق اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کی لئے قبروں سے مردوں کو اٹھایا پھر ضروری ہوا کہ ایسا ہمارے نبی ﷺ کیلیۓ بھی ہوا ہو۔ سوائے واقعہ (احیاء ابوین) کے اور کوئی ایسا قصہ مروی نہیں ہے۔(الدرج المنیفة ص ۷)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے خوب روشن ہو گیا کہ سلفاً خلفاً جمہور اہل سنت کا یہی موقف رہا کہ ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں، نیز یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ یہ مسئلہ ضروریاتِ دین سے نہیں کہ خواہ مخواہ اس کو موضوع بحث بنا کر اور اپنے پوشیدہ ناپاک عزائم کے سامنے اس مسئلہ کو ڈھال بنا کر دینِ اسلام کی عظیم ہستیوں کے خلاف زبانِ طعن دراز کی جائے، مزید یہ کہ کفرِ ابو جہل و ابولھب اور کفرِ ابو طالب یکساں نہیں اور نہ طرفین کے کفر کا ثبوت ایک جیسا ہے چنانچہ مسئلہ اس نوعیت کا نہیں کہ قائلِ ایمان ابی طالب پر صرف اس وجہ سے کوئی سخت حکم لگا دیا جائے مگر جب اس بارے میں ہم سے سوال ہو گا تو ہم ضرور یہ کہیں کہ قائلینِ ایمان ابی طالب والوں کا قول خطا ہے اور ہمارا موقف ان مذکورہ دلائل کی روشنی میں صواب اور درست ہے۔۔۔ واللہ تعالی اعلم۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar